مسائل وضو

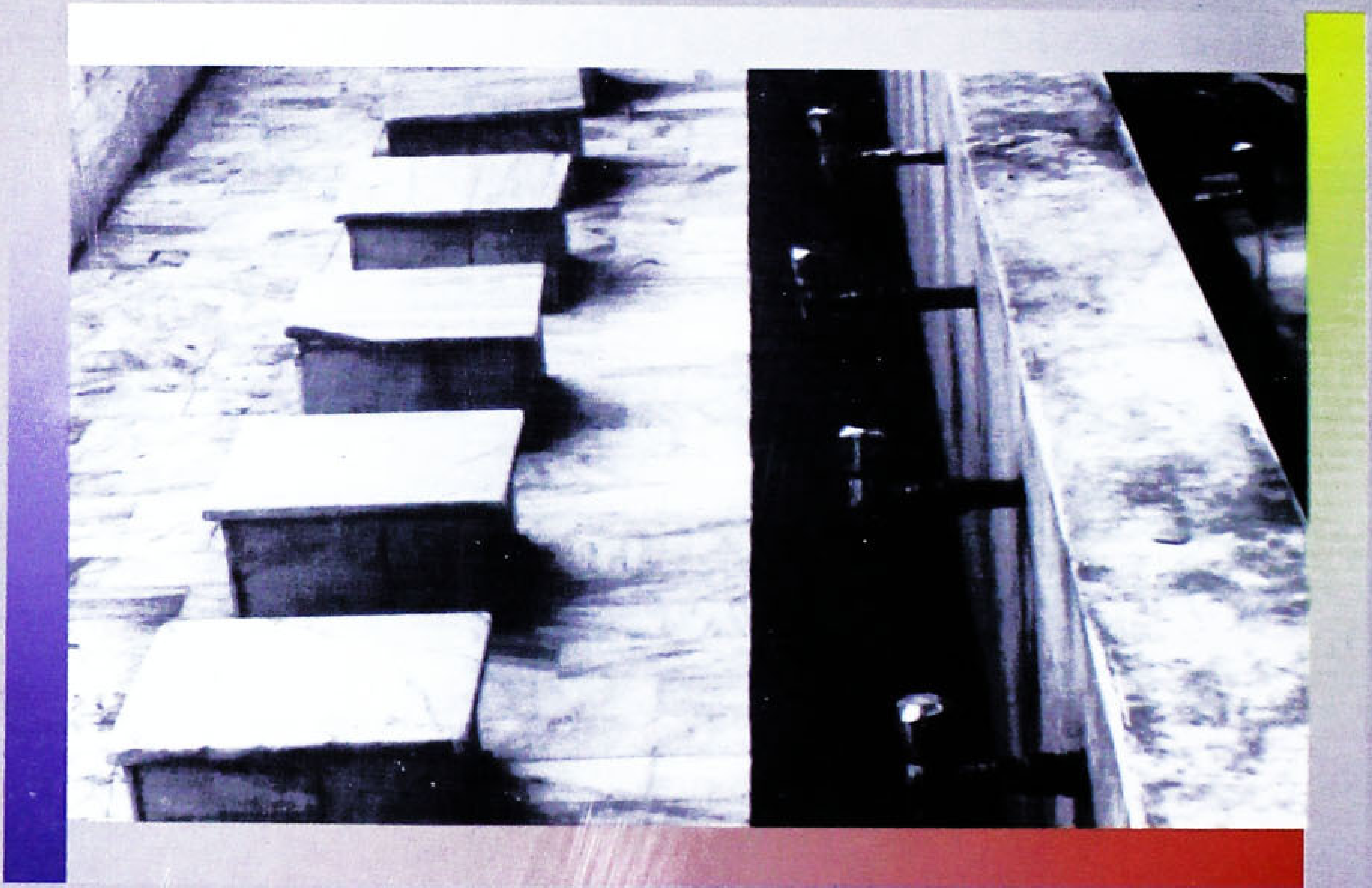

امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

دار الرضا لاہور

Marfat.com

اسلام کے نظامِ طہارت (مسائلِ وضو وغسل) پر

ایک علمی و تحقیقی رسالہ

تبیان الوضوء (۱۳۰۶ھ)

مسائلِ وضو

تصنیف مبارک

اعلیحضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

دار الرضا ۞ لاہور

Marfat.com

باسمہ تعالیٰ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

جملہ حقوق کتابت محفوظ

کتاب : ——— تبیان الوضوء (وضو و غسل کی احتیاطیں)
تصنیف : ——— اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری
صفحات : ——— ۱۶
طباعت : ——— ۹ رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۰ اگست ۲۰۰۰ء
تعداد : ——— گیارہ صد
طابع : اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر : ——— دار الرضا لاہور
قیمت : ——— ۱۰ روپے

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
فون نمبر : ۷۲۲۵۶۰۵

Marfat.com

اس رسالے میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت سادہ، روشن، سلیس اور عام فہم زبان میں وضو اور غسل کے مسائل بیان کیے ہیں اور از روئے تحقیقاتِ حنفیہ ثابت کیا ہے کہ مرد اور عورت میں ستر جگہیں ایسی ہیں جن پر پانی بہانا ضروری ہے اور ان میں سے ایک جگہ بھی اگر خشک رہ گئی تو جسم پاک نہیں ہوگا۔ اسکے علاوہ پانی بہانے کا صحیح مطلب اور پانی بہانے کی جگہوں کی حدود، دورانِ غسل مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ اور مشترکہ احتیاطیں، کسی حرج کے باعث قابلِ معاف جگہوں پر سیر حاصل معلومات فراہم کی ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ میں جس مسئلوں کو بطورِ خاص بیان کیا ہے ان میں مَضْمَضَہ، اِسْتِنْشَاق اور اِسَالَۃُ الْمَاء شامل ہیں۔ ابتداءً مسئلہ میں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ مَضْمَضَہ سے مراد مُنہ کے تمام حصّوں، زبان کی جڑ، حلق کے کناروں، دانتوں کی جڑوں اور کھڑکیوں سے پانی بہانا مراد ہے فقط چُلّو سے مُنہ میں پانی لینا اور گرا دینا کو کُلّی تو کہہ سکتے ہیں مَضْمَضَہ نہیں۔

۞۔ اور اِسْتِنْشَاق سے مراد ناک کے دونوں نتھنوں میں نرم جگہ تک پانی چڑھانا ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ چُلّو میں پانی لیکر احتیاط کیساتھ اس حد تک سونگھے اور اوپر چڑھائے کہ پانی ناک کی سخت ہڈی کو چھو جائے۔ فقط ناک کے کناروں سے پانی چھو جانے سے حکم ادا نہیں ہوتا۔

۞۔ اور اِسَالَۃُ الْمَاء سے مُراد سر کے بالوں سے لیکر تلووؤں تک جسم کے ہر ہر حصّہ پر پانی بہانا ہے۔ محض جسم کو چپڑ لینے اور بھیگا کرنے سے غسل نہیں ہوتا۔

رسالہ کے آخر میں ان جگہوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو کسی خاص عُذر کے باعث نہ دُھل سکیں لیکن وضو اور غسل پھر بھی ہو جاتا ہے۔ التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ بجاہ نبی کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم اس مفید رسالہ سے جمیع مسلمانوں کو اسلامی نظام طہارت کو سمجھنے، اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے اور ناشر دَارُ الرّضا کو ایسے سینکڑوں رسائل شائع کرنے کی توفیق و ہمت بخشے۔ (فاروق مصطفوی)

Marfat.com

قرآن وحدیث وفقہ کی روشنی میں

اسلامی نظامِ طہارت

یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ ط

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اُٹھو تو اپنے مونہوں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک۔ (سورہ المائدہ)

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (ترجمہ) اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) خوب صاف ستھرے ہو جاؤ (القرآن)

وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا"

ترجمہ: اور تین بار ناک میں پانی چڑھائیں (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۹)

اِذَا تَوَضَّأْتَ فَاَبْلِغْ فِی الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

ترجمہ: اس کے بعد اچھی طرح تین مرتبہ کلّی کریں اور حلق تک پہنچائیں (نیل الاوطار)

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	اس رسالے میں	۳
۲	مَضمَضَہ	۵
۳	اِستِنشَاق	۶
۴	اَسالۃُ المَاءِ علیٰ ظاہرِ البَدَنِ	۷
۵	ضروریاتِ وُضو مطلقاً	۸
۶	(عورتوں اور مردوں کے ستّرحصّے جن پر وُضو وغسل کا پانی بہانا ضروری ہے)	۸
۷	ضروریاتِ غسل مطلقاً	۱۱
۸	خاص بہ مرداں	۱۲
۹	خاص بہ زَنان	۱۳
۱۰	مَواضعِ حرج کی تین صُورتیں	۱۶

حاشیۂ کتاب از ادارہ ہے۔

Marfat.com

استفتاء — مسائل وضو

٨٦ تا ٩٢

مسئلہ مسئولہ مولوی علی احمد صاحب مصنف تہذیب الصبیان ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۰۶ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ فرائض غسل جنابت جو تین ہیں ان میں مضمضہ و استنشاق و اسالۃ الماء علی کل البدن سے کیسا مضمضہ و استنشاق و اسالۂ ماء مراد ہے۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب

مضمضہ سارے دہن کا مع اُس کے گوشے پُرزے کُنج کے حلق کی حد تک دُھلنا۔ دُرِ مختار میں ہے: فرض الغسل غسل کل فمہ۔ ردالمحتار میں ہے: عبر عن المضمضۃ بالغسل لافادۃ الاستیعاب اسی میں بحرالرائق سے ہے: المضمضۃ اصطلاحا استیعاب الماء جمیع الفم۔ آج کل بہت بے علم اس مضمضے کے معنی صرف کُلّی کے سمجھتے ہیں۔ کچھ پانی مُنہ میں لے کر اُگل دیتے ہیں کہ زبان کی جڑ اور حلق کے کنارے تک نہیں پہنچتا۔ یوں غسل نہیں اُترتا، نہ اُس غسل سے نماز ہو سکے، نہ مسجد میں جانا جائز ہو بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی جڑ میں، دانتوں کی کھڑکیوں میں حلق کے کنارے تک ہر پُرزے پر پانی بہے یہاں تک کہ چھالیہ وغیرہ اگر کوئی سخت چیز کہ پانی کے بہنے کو روکے گی دانتوں کی جڑ یا کھڑکیوں وغیرہ میں حائل ہو تو لازم ہے کہ اُسے جُدا کر کے کلّی کرے ورنہ غسل نہ ہوگا ہاں اگر اُس کے جُدا کرنے میں حرج و ضرر و اذیّت ہو، جس طرح پانوں کی کثرت سے جڑوں میں چونا جم کر مُتحجر ہو جاتا ہے کہ جب تک زیادہ ہو کر آپ ہی جگہ نہ چھوڑ دے چھڑانے کے قابل نہیں ہوتا۔ یا عورتوں کے دانتوں میں مسّی کی ریخیں جم جاتی ہیں کہ اُن کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑھوں کی مضرت کا اندیشہ ہے تو جب تک یہ حالت رہے گی اُس قدر کی معافی ہوگی، فان الحرج مدفوع بالنص دُرِ مختار میں ہے لا یمنع طعام

حاشیہ: مضمضہ: پانی میں کھنگالنا۔ کلی مُنہ میں پھرانہ۔ اِستنشاق: ہوا یا پانی وغیرہ ناک میں کھینچنا۔ کُنج: گوشہ، کونہ۔ متحجر: سخت۔

Marfat.com

بین اسنانہ او فی سنہ المجوف بہ یفتی وقیل ان صلبا منع وھو الاصح
ردالمحتار میں ہے قولہ بہ یفتی صرح بہ فی الخلاصہ وقال لان الماء
شئی لطیف یصل تحتہ غالباً اھ ویرد علیہ ما قدمناہ انفا ای ان
مجرد الوصول غیر کاف بل الواجب الاسالۃ والتقاطر) ومفادہ رای
مفاد ما فی الخلاصۃ) عدم الجواز اذا علم انہ لم یصل الماء تحتہ
رای لان غلبۃ الوقوع لاتعارض العلم بعدم الوقوع ھٰھنا) قال فی
الحلیۃ وھو ثبت قولہ وھو الاصح صرح بہ فی شرح المنیۃ وقال
لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورۃ والحرج اھ ولا یخفی ان ھذا
التصحیح لاینافی ما قبلہ اھ ملخصا مزیلا بین الاھلۃ بالجملہ غسل میں
ان احتیاطوں سے روزہ دار کو بھی چارہ نہیں ہاں غرارہ اُسے نہ چاہیے کہ کہیں پانی حلق
سے نیچے نہ اُتر جائے۔ غیر روزہ دار کے لیے غرغرہ سنّت ہے۔ درمختار میں ہے
سنہ المبالغۃ بالغرغرۃ غیر الصائم لاحتمال الفساد۔ اُسی کے
بیان غسل میں ہے سننہ کسنن الوضوء سوی الترتیب۔ الخ

اِستنشاق ناک کے دونوں نتھنوں میں جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دُھلنا۔ ردالمحتار میں بحرالرائق سے ہے،
الاستنشاق اصطلاحا ایصال الماء الی المارن ولغۃ من النشق
وھو جذب الماء ولنحوہ بریح الانف الی داخلہ۔ اسی میں قاموس سے ہے المارن
مالان من الانف اور یہ یونہی ہو سکیگا کہ پانی لیکر سونگھے اور اوپر کو چڑھائے کہ وہاں تک پہنچ جائے۔ لوگ اسکا بالکل
خیال نہیں کرتے اوپر ہی اوپر پانی ڈالتے ہیں کہ ناک کے سرے کو چھُو کر گر جاتا ہے۔
بانسے میں جتنی نرم جگہ ہے اس سب کو دھونا تو بڑی بات ہے ظاہر ہے کہ پانی کا
بالطبع میل نیچے کو ہے اوپر بے چڑھائے ہرگز نہ چڑھے گا۔ افسوس کہ عوام تو عوام
بعض پڑھے لکھے بھی اس بلا میں گرفتار ہیں۔ کاش استنشاق کے لغوی معنی ہی پر
نظر کرتے تو اس آفت میں نہ پڑتے۔ اِستِنشاق سانس کے ذریعے سے کوئی چیز

Marfat.com

ناک کے اندر چڑھانا ہے نہ کہ ناک کے کنارے کو چھو جانا۔ وضو میں تو خیر اس کے ترک کی عادت ڈالنے سے سنت چھوڑنے ہی کا گناہ ہو گا کہ مضمضہ و استنشاق بمعنی مذکور دونوں وضو میں سنتِ موکدہ ہیں کما فی ردالمحتار، اور سنتِ موکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو عتاب ہی کا استحقاق ہو مگر بارہا ترک سے بلاشبہ گناہ گار ہوتا ہے کما فی ردالمحتار وغیرہ من الاسفار، تاہم وضو ہو جاتا ہے اور غسل تو ہرگز اُترے ہی گا نہیں جب تک سارا مُنہ حلق کی حد تک اور سارا نرم بانسہ سخت ہڈی کے کنارے تک پُورا نہ دُھل جائے، یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر ناک کے اندر کثافت جمی ہے تو لازم ہے کہ پہلے اُسے صاف کر لے ورنہ اس کے نیچے پانی نے عبور نہ کیا تو غسل نہ ہو گا۔

درمختار میں ہے فرض الغسل انفه حتی ماتحت الدرن اس احتیاط سے بھی روزہ دار کو مفر نہیں ہاں اس سے اوپر تک چڑھانا اُسے نہ چاہیے کہ کہیں پانی دماغ کو نہ چڑھ جائے۔ غیر روزہ دار کے لیے یہ بھی سنت ہے۔ درمختار میں ہے، سنته المبالغة بمجاوزة المارن لغیر الصائم۔

اَسَالَۃُ المَاءِ عَلٰی ظَاہِرِ البُدْن سر کے بالوں سے تلوؤں کے نیچے تک جسم کے ہر پُرزے رونگٹے کی بیرونی سطح پر پانی کا تقاطُر کے ساتھ بہ جانا سوا اُس مَوضع یا حالت کے جس میں حرج ہو جس کا بیان عنقریب آتا ہے۔

درمختار میں ہے یفرض کل مایمکن من البدن بلا حرج، لوگ یہاں دو قسم کی بے احتیاطیاں کرتے ہیں جن سے غسل نہیں ہوتا اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔

اوّلاً غسل بالفتح کے معنی میں نافہمی کہ بعض جگہ تیل کی طرح چپڑ لینے یا بھیگا ہاتھ پہنچ جانے پر قناعت کرتے ہیں حالانکہ یہ مسح ہوا غسل میں تقاطر اور پانی کا بہنا ضرور ہے۔ جب تک ایک ایک ذرّے پر پانی بہتا ہوا نہ گذرے گا غسل ہرگز نہ ہو گا۔

درمختار میں ہے غسل ای اسالة الماء مع التقاطر۔ ردالمحتار میں ہے

حاشیہ۔ تقاطُر: پے در پے قطرے گرنا۔

Marfat.com

البل بلا تقاطر مسحہ۔ اسی میں ہے لولہ لیسل الماء بان استعملہ استعمال الدھن لم یجز۔

ثانیاً پانی ایسی بے پروائی سے بہاتے ہیں کہ بعض مواضع بالکل خشک رہ جاتے ہیں یا اُن تک کچھ اثر نہیں پہنچتا ہے تو وہی بھیگے ہاتھ کی تری۔ اُن کے خیال میں شاید پانی میں ایسی کرامت ہے کہ ہر کنج و گوشہ میں آپ دوڑ جائے کچھ احتیاطِ خاص کی حاجت نہیں۔ حالانکہ جسمِ ظاہر میں بہت مواقع ایسے ہیں کہ وہاں ایک جسم کی سطح دوسرے جسم سے چھپ گئی ہے یا پانی کی گذرگاہ سے جدا واقع ہے کہ بے لحاظِ خاص پانی اس پر بہنا ہرگز مظنون نہیں، اور حکم یہ ہے کہ اگر ایک ذرہ بھر جگہ یا کسی بال کی نوک بھی پانی بہنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔ اور نہ صرف غسل بلکہ وضو میں بھی ایسی بے احتیاطیاں کرتے ہیں کہیں ایڑیوں پر پانی نہیں بہتا کہیں کہنیوں پر کہیں ماتھے کے بالائی حصے پر کہیں کانوں کے پاس کنپٹیوں پر۔ ہم نے اس بارے میں ایک مستقل تحریر لکھی ہے اُس میں اُن تمام مواضع کی تفصیل جن کا لحاظ و خیال وضو و غسل میں ضرور۔ مردوں اور عورتوں کی تفریق اور طریقۂ احتیاط کی تحقیق کے ساتھ ایسے سلیس و روشن بیان سے مذکور ہے جسے بعونہٖ تعالیٰ ہر جاہل بچہ عورت سمجھ سکے۔ یہاں اجمالاً ان کا شمار کرتے ہیں۔

ضروریاتِ وضو مطلقاً یعنی مرد و عورت سب کے لیے (۱) پانی مانگ یعنی ماتھے کے سرے سے پڑنا، بہت لوگ لپ یا چلّو میں پانی لے کر ناک یا ابرو یا نصف ماتھے پر ڈالتے ہیں، پانی تو بہہ کر نیچے آیا وہ اپنا ہاتھ چڑھا کر اوپر لے گئے۔ اس میں سارا ماتھا نہ دُھلا بھیگا ہاتھ پھرا اور وضو نہ ہوا (۲) پٹیاں جھکی ہوں تو انہیں ہٹا کر پانی ڈالے کہ جو حصہ پیشانی کا اُن کے

ف: عورتوں اور مردوں کے وہ تشتر حصے کہ وضو و غسل میں جن پر پانی بہانے کا خاص لحاظ لازم ہے لوگ اُن میں بے خیالی کر کے نماز و طہارت برباد کرتے ہیں۔ ۱؎ مظنون: بخل کیا ہوا۔

Marfat.com

نیچے سے ڈھلنے سے نہ رہ جائے۔

(۳) بھوؤں کے بال چھدرے ہوں کہ نیچے کی کھال چمکتی ہو تو کھال پر پانی بہنا فرض ہے صرف بالوں پر کافی نہیں۔

(۴) آنکھوں کے چاروں کوئے۔ آنکھیں زور سے بند نہ کرے یہاں کوئی سخت چیز جمی ہو تو چھڑا لے۔

(۵) پلک کا ہر بال پورا بعض وقت کیچڑ وغیرہ سخت ہو کر جم جاتا ہے کہ اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا اس کا چھڑانا ضرور ہے۔

(۶) کان کے پاس تک کنپٹی ایسا نہ ہو کہ ماتھے کا پانی گال پر اتر جائے اور یہاں صرف بھیگا ہاتھ پھرے۔

(۷) ناک کا سوراخ اگر کوئی گہنا یا تنکا ہو تو اُسے پھرا پھرا کر ورنہ یونہی دھار ڈالے ہاں اگر بالکل بند ہو گیا ہو تو حاجت نہیں۔

(۸) آدمی جب خاموش بیٹھے تو دونوں لب مل کر کچھ حصّہ چھُپ جاتا اور کچھ ظاہر رہتا ہے۔ یہ ظاہر رہنے والا حصّہ دُھلنا بھی فرض ہے۔ اگر کلی نہ کی اور مُنہ دھونے میں لب سمیٹ کر بزور بند کر لیے تو اُس پر پانی نہ بہے گا۔

(۹) ٹھوڑی کی ہڈی اُس جگہ تک جہاں نیچے کے دانت جمے ہیں۔ (۱۰) ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں (۱۱) انگلیوں کی کروٹیں کہ ملنے میں بند ہو جاتی ہیں (۱۲) دسوں ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے۔ ہاں میل کا ڈر نہیں۔

(۱۳) ناخنوں کے سرے سے کہنیوں کے اوپر تک ہاتھ کا ہر پہلو۔ چلّو میں پانی لے کر کلائی پر اُلٹ لینا ہرگز کافی نہیں۔

(۱۴) کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک۔ ایسا نہ ہو کہ کھڑے بالوں کی جڑ میں پانی گزر جائے اور نوکیں رہ جائیں۔

(۱۵) آرسی، چھلّے اور کلائی کے ہر گہنے کے نیچے (۱۶) عورتوں کو تنگ پھنسی ہوئی چوڑیوں کا شوق ہوتا ہے اُنہیں ہٹا ہٹا کر پانی بہائیں (۱۷) چوتھائی سر کا مسح

Marfat.com

فرض ہے پوروں کے سرے گذار دینا اس مقدار کو کافی نہیں۔
(۱۸) پاؤں کی آٹھوں گھائیاں (۱۹) یہاں انگلیوں کی کروٹیں زیادہ قابلِ لحاظ ہیں کہ قدرتی ملی ہوئی ہیں (۲۰) ناخنوں کے اندر کوئی سخت چیز نہ ہو۔
(۲۱) پاؤں کے چھلّے اور جو گہنا گٹوں پر یا گٹوں سے نیچے ہو اس کے نیچے سیلان شرط ہے (۲۲) گٹّے (۲۳) تلوے (۲۴) ایڑیاں (۲۵) کونچیں۔

خاص بہ مرداں

(۲۶) مونچھیں (۲۷) اس مذہب میں ساری داڑھی دھونا فرض ہے یعنی جتنی چہرے کی حد میں ہے نہ لٹکی ہوئی کہ ہاتھ سے گلے کی طرف کو دباؤ تو ٹھوڑی کے اس حصّے سے نکل جائے جس پر دانت جمے ہیں کہ اس کا صرف مسح سنّت اور دھونا مستحب ہے۔
(۲۸ و ۲۹) داڑھی مونچھیں چھدری ہوں کہ نیچے کی کھال نظر آئے تو کھال پر پانی بہنا (۳۰) مونچھیں بڑھ کر لبوں کو چھپالیں تو انہیں ہٹا ہٹا کر لبوں کی کھال دھونی اگرچہ مونچھیں کیسی ہی گھنی ہوں۔

درمختار میں ہے ارکان الوضوء غسل الوجه من مبدء سطح جبهته الى منبت اسنانه السفلى طولا وما بين شحمتی الاذنين عرضا فيجب غسل المياقی وما يظهر من الشفة عند انضمامها الطبيعي لا عند انضمامها بشدة وتكلف اھ وكذا لو غمض عينيه شديدا لا يجوز بحر وغسل جميع اللحية فرض على المذهب الصحيح المفتی به المرجوع اليه وما عدا هذه الرواية مرجوع عنه ثم لا خلاف ان المسترسل روفسره ابن حجر فی شرح المنهاج بما لو مد من جهة نزوله يخرج عن دائرة الوجه ثم رأيت المضف فی شرحه على زاد الفقير قال وفی المجتبی قال البقالی وما نزل من شعر اللحية من الذقن ليس من الوجه عندنا خلافا للشافعی اھ)

حاشیہ۔ سیلان: بہانا۔

Marfat.com

لا یجب غسله ولا مسحه بل یسن (المسح) وان الخفیفة التی تری بشرتها یجب غسل ما تحتها نهر وفی البرهان یجب غسل ة لم یسترها الشعر کحاجب وشارب وعنفقة فی المختار (وستثنی منه ما اذا کان الشارب طویلا یستر حمرة الشفتین لما فی السراجیة من ان تخلیل الشارب الساتر حمرة الشفتین واجب) اھ ملخصاً مزیدا ما بین الاھلة من رد المختار قلت و استحبابی غسل المسترسل نظرا الی خلاف الامام الشافعی رضی اللہ تعالٰی عنہ لما نصوا علیه من ان الخروج عن الخلاف مستحب بالاجماع مالم یرتکب مکروہ مذھبه کما فی رد المختار وغیرہ۔

اسی میں ہے سنته تخلیل اصابع الیدین والرجلین وھذا بعد دخول الماء خلالها فلو منضمة فرض۔

اسی میں ہے مستحبه تحریك خاتم الواسع وکذا الضیق ان علم وصول الماء والا فرض۔

اُسی میں ہے ومن الادب تعاھد موقیه وکعبیه وعرقوبیه واخمصیه اھ قلت وھذا ان کان الماء یسیل علیها وان لم یتعاھد والا فرض کنظائرہ المارة۔

ضروریاتِ غسل مطلقاً ظاہر ہے کہ وضو میں جس جس عضو کا دھونا فرض ہے غسل میں بھی فرض ہے تو یہ سب اشیاء یہاں بھی معتبر اور ان کے علاوہ یہ اور زائد۔

(۳۱) سر کے بال کے گندھے ہوئے نہ ہوں۔ ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا۔

(۳۲) کانوں میں بالی پتّے وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا غسل میں وہی حکم

Marfat.com

ہے جو ناک میں بلاق وغیرہ کے چھید کا غسل و وضو دونوں میں تھا۔
(۳۳) بھووں کی کھال اگرچہ بال گھنے ہوں (۳۴) کان کا ہر پُرزہ اُس کے سوراخ کا مُنہ (۳۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔
(۳۶) استنشاق بمعنی مذکور (۳۷) مضمضہ بطرز مسطور (۳۸) داڑھوں کے پیچھے (۳۹) دانتوں کی کھڑکیوں میں جو سخت چیز ہو پہلے جُدا کر لینا۔
(۴۰) چونہ ریخیں وغیرہ جو بے ایذا چھوٹ سکے چھڑانا (۴۱) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مُنہ اُٹھائے نہ دھلے گا۔
(۴۲) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی (۴۳) بازو کا ہر پہلو (۴۴) پیٹھ کا ہر ذرہ (۴۵) پیٹ وغیرہ کی بلٹیں اُٹھا کر دھوئیں۔
(۴۶) ناف انگلی ڈال کر جب کہ بغیر اس کے پانی بہنے میں شک ہو (۴۷) جسم کا کوئی رونگٹا کھڑا نہ رہ جائے (۴۸) ران اور پیڑو کا جوڑ کھول کر دھوئیں (۴۹) دونوں سرین ملنے کی جگہ خصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔
(۵۰) ران اور پنڈلی کا جوڑ جب کہ بیٹھ کر نہائے (۵۱) رانوں کی گولائی (۵۲) پنڈلیوں کی کروٹیں۔

خاص بہ مرداں

(۵۳) گُندھے ہوئے بال کھول کر جڑ سے نوک تک دھونا (۵۴) مونچھوں کے نیچے کی کھال اگرچہ گھنی ہوں (۵۵) داڑھی کا ہر بال جڑ سے نوک تک (۵۶) ذکر و اُنثیین کے ملنے کی سطحیں کہ بے جُدا کئے نہ دھلیں گی۔
(۵۷) اُنثیین کی سطح زیریں جوڑ تک (۵۸) اُنثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک
(۵۹) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو بہت علماء کے نزدیک اس پر فرض ہے کہ کھال چڑھ سکتی ہو تو حشفہ کھول کر دھوئے۔
(۶۰) اس قول پر اُس کھال کے اندر بھی پانی پہنچانا فرض ہو گا بے چڑھائے اس میں پانی ڈالے کہ چڑھنے کے بعد بند ہو جائے گی۔

حاشیہ: بلاق: ناک کی نتھ۔ حشفہ: سرِ ذکر، عضو خاص کا سر۔

Marfat.com

خاص بہ زنان

(۶۱) گندھی چوٹی میں ہر بال کی جڑ تر کرنی چوٹی کھولنی ضروری نہیں مگر جب ایسی سخت گندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی (۶۲) ڈھلی ہوئی پستان اُٹھا کر دھونی۔
(۶۳) پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر (۶۴ تا ۶۷) فرج خارج کی چاروں لبوں کی جیبیں جڑ تک۔
(۶۸) گوشت پارۂ بالا کا ہر پرت کہ کھولے سے کھلے گا (۶۹) گوشت پارۂ زیریں کی سطح زیریں (۷۰) اس پارے کے نیچے کی خالی جگہ۔ غرض فرج خارج کے ہر گوشے پرزے کنج کا خیال لازم ہے ہاں فرج داخل کے اندر انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں بہتر ہے۔
درمختار میں ہے یفرض غسل کل ما یمکن من البدن بلا حرج مرۃ کاذن وسرۃ وشارب وحاجب (ای بشرۃ وشعراً وان کثف بالاجماع کما فی المنیۃ) ولحیۃ وشعر راس ولو متلبدا وفرج خارج لانہ کالفم لا داخل ولا تدخل اصبعہا فی قبلہا بہ یفتی (ای لا یجب ذالک لما فی الشرنبلالیۃ وفی التتارخانیۃ وعن محمد انہ ان لم تدخل الاصبع فلیس بتنظیف) لا داخل قلفۃ بل یندب ہو الاصح قالہ الکمال وعللہ بالحرج وفی المسعودی ان امکن فسخ القلفۃ بلا مشقۃ یجب والا وکفی بل اصل ضفیرتہا للحرج اما المنقوض فیفرض غسل کلہ ولو لم یبتل اصلہا یجب نقضہا ہو الصحیح لا یکفی بل ضفیرتہ فینقضہا وجوبا ولو علویا او ترکیا اومکان حلقہ (رہو الصحیح) اھ ملخصا مزیدا من الشامی اسی میں ہے من ادابہ تحریک القرط ان علم وصول الماء والا فرض

Marfat.com

اسی میں ہے خاتمہ ضیقا تزعہ او حرکہ وجوبا کمر طولولم یکن بثقب اذنہ قرط فدخل الماء فی الثقب عند مرورہ علی اذنہ اجزأہ کسرۃ واذن ذخلہا الماء والا یدخل ادخلہ ولو باصبعہ ولا یتکلف بخشب ولخوہ والمعتبر غلبۃ ظنہ بالوصول۔

بالجملہ تمام ظاہر بدن کا ہر ذرّے ہر رونگٹے پر سے پاؤں تک پانی بہنا فرض ہے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ مگر مواضع حرج[1] معاف ہیں مثلاً (۱) آنکھوں کے ڈھیلے (۲) عورت کے گندھے ہوئے بال (۳) ناک کان کے زیوروں کے وہ سوراخ جو بند ہو گئے (۴) نامختون کا حشفہ جبکہ کھال چڑھانے میں تکلیف ہو (۵) اس حالت میں اس کھال کی اندرونی سطح جہاں تک پانی بے کھولے نہ پہنچے اور کھولنے میں مشقت ہو (۶) مچھر یا مکھی کی بیٹ جو بدن پر ہو اس کے نیچے (۷) عورت کے ہاتھ پاؤں میں اگر کہیں مہندی کا جرم لگا رہ گیا۔

(۸) دانتوں کا جما ہوا چونا (۹) مسّی کی ریخیں (۱۰) بدن کا میل (۱۱) ناخنوں میں بھری ہوئی یا بدن پر لگی ہوئی مٹی۔

(۱۲) جو بال خود گرہ کھا کر رہ گیا ہو۔ اگرچہ مرد کے بدن کا۔ درمختار میں ہے:

لا یجب غسل ما فیہ حرج کعین وان اکتحل بکحل نجس وثقب الضم وداخل قلفۃ وشعر المرأۃ المضفور ولا یمنع الطہارۃ خرء خباب وبرغوث لم یصل الماء تحتہ (لان الاحتراز عنہ غیر ممکن علیہ) وحناء ولو جرمہ بہ یفتی ودسخ وتراب وطین ولو فی ظفر مطلقا قرویا او مدنیا فی الاصح وما علی ظفر صباغ اھ ملخصا ردالمختار میں ہے لوخذ من مسئلۃ الضفیرۃ

---

[1] وہ جگہیں جو پانی بہانے سے بوجہ حرج معاف ہیں۔ مسّی: تانبے کی چیز۔ ریخ: پتلا گوہ۔ بیٹ۔ ڈھیلا۔ نامختون: جس کے ختنے نہیں ہوئے۔

Marfat.com

انہ لا یجب غسل عقد الشعر المنعقد بنفسہ لان الاحتراز عنہ غیر ممکن ولو من شعر الرجل ولم ار من نبہ علیہ من علمائنا فتامل

اَقُوْلُ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

حرج کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مُضرّت ہو جیسے آنکھ کے اندر۔ **دوم** مَشقّت ہو جیسے عورت کی گندھی چوٹی۔ **سوم** بعد علم و اطلاع کوئی ضرر و مشقت تو نہیں مگر اس کی نگہداشت اس کی دیکھ بھال میں دِقت ہے جیسے مکھی مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا گرہ کھایا ہوا بال۔

قسم اوّل و دوم کی معافی تو ظاہر اور قسم سوم میں فقیر گمان کرتا ہے کہ بعد اطلاع ازالۂ مانع ضرور ہے مثلاً جہاں بیٹ یا مہندی جمی ہوئی دیکھ پائے تو اب یہ نہ ہو کہ اسے یوں ہی رہنے دے اور پانی اوپر سے بہا دے بلکہ چھڑائے کہ آخر ازالے میں تو کوئی حرج تھا ہی نہیں، تعاہد میں تھا بعد اطلاع اس کی حاجت نہ رہی۔

ومن المعلوم ان ما کان بضرورۃ تتقدر بقدرھا ھذا ما ظھرلی والعلم بالحق عند ربی واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جلّ مجدہ اتم وحکمہ احکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

کتبہ

بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

تعاہُد: باہم عہد کرنا۔ ضامن ہونا۔

Marfat.com

Marfat.com

دوست حضرات کے لیے

علمی و تحقیقی رسائل

میں اذان منع ہے

مکتوب بنام مولوی اشرف علی تھانوی

کیا زمین ساکن ہے؟

علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(قرآن و حدیث و اجماع امت)

داڑھی کی شرعی حیثیت
(جدید ترتیب)

احکام ترتیل تجوید کے قواعد مسائل

خیرات و صدقات کیوں قبول نہیں ہوتے

ناشر: دارالرضا رنگ محل لاہور

گنج بخش روڈ، لاہور

Marfat.com

علم دوست حضرات کے لیے

علمی و تحقیقی رسائل

تجدید اذان منع ہے

مکتوب بنام مولوی اشرف علی تھانوی

کیا زمین ساکن ہے؟

علم غیب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(قرآن و حدیث و اجماع امت)

داڑھی کی شرعی حیثیت
(جدید ترتیب)

احکام ترتیل تجوید کے قواعد مسائل

خیرات و صدقات کیوں قبول نہیں ہوتے

ناشر: دار الرضا رنگ محل لاہور

گنج بخش روڈ، لاہور

Marfat.com